

15۔ پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

علامہ اقبالؒ

(۱۸۷۷ء۔۔۔۱۹۳۸ء)

ابتدائی حالات:

ہمارے قومی اور ملی شاعر، مفکر اور نظریہ پاکستان کے خالق علامہ محمد اقبالؒ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ گورنمنٹ سکول لاہور سے فلسفے میں ایم اے کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ گئے اور وہاں بار ایٹ لا اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ وطن واپسی پر وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ ۱۹۳۰ء میں خطبہ الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک کا نظریہ پیش کیا۔ ۱۹۳۸ء میں انتقال کیا اور لاہور میں بادشاہی مسجد کے قریب دفن ہوئے۔

پرسوز شاعری:

علامہ اقبالؒ نے اردو فارسی دونوں زبانوں میں پر اثر اور پرسوز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا مگر بعد میں زیادہ تر توجہ نظم نگاری کی جانب مبذول کر دی کیونکہ اپنا پیغام پہچانے کا زیادہ موثر ذریعہ تھا۔ اقبال کا دائرہ فکر، مشاہدہ کائنات اور مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے سچے عاشق تھے اور اس چاہت اور عقیدت کا اظہار جابجا ان کے کلام میں دکھائی دیتا ہے۔

خودی و بے خودی کا فلسفہ:

اقبالؒ نے محض روایتی عشق و عاشقی کے موضوعات سے ہٹ کر اپنی شاعری میں زندگی، کائنات، خدا، اہلیس، عقل و شر و تصوف، قومیت، مرد مومن، سیاست و مملکت اور خودی و بے خودی کا فلسفہ پیش کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبالؒ جیسا عظیم شاعر و فلسفی آج تک پیدا نہ ہو سکا۔

تصانیف:

”بانگ درا“، ”بال جبریل“ اور ”غزل گوئی“ ان کی اردو شاعری کی کتابیں ہیں۔ ”ارمغانِ حجاز“ میں بھی کچھ اردو نظمیں شامل ہیں جبکہ اس کا غالب حصہ فارسی میں ہے۔ فارسی کے دیگر شعری مجموعوں میں ”پیام مشرق“، ”جاوید نامہ“، ”زبور مجسم“، ”رموزِ بے خودی“ اور ”اسرارِ خودی“ شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
درخت کے پتے اور پھل	برگ و بار	مضبوط، مستحکم	استوار
سبق سیکھنا	سبق امدوز ہونا	شاخ، ٹہنی	ڈالی
کٹی ہوئی شاخ	شاخ بریدہ	بادل، ابر، گھٹا	سحاب
خزاں کا موسم	مہدِ خزاں	درخت	شجر
نغمہ گانے والا	نغمہ زن	طریقہ، دستور	قاعدہ

اشعار کی تشریح

شعر 1- ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ

ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

تشریح:

علامہ اقبال، اسلام کے بڑے علمبردار اور ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کے داعی تھے۔ اس شعر میں اخوت، بھائی چارہ اور اتفاق و اتحاد کا درس دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فرد اور ملت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ٹہنی جب تک درخت سے جڑی رہے گی جب تک پھل پھول، تروتازہ اور زندہ رہے گی۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد سوارہب کے برابر ہے اور وہ پچاس سے زیادہ آزاد مملکتوں کے مالک ہیں۔ ان کے پاس بے پناہ انفرادی اور مالی وسائل موجود ہیں۔ پس اگر وہ جذبہ ایمان اور یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پیوستہ رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی۔

شعر 2- ہے لازوال مہدِ خزاں اس کے واسطے

کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے

تشریح:

علامہ اقبال امت مسلمہ کی اخوت اور بھائی چارے کے حوالے سے کہتے ہیں کہ مسلمان بھائی چارے اور باہمی محبت کی کمی کا شکار ہیں۔ کہیں نسلی مردہ ہیں، کہیں ذات پات کی تفریق اور کہیں رنگ اور مذہب ہی فرقے کا امتیاز ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ وہ شاخ جو

جواب: خلوتِ اوراق میں طہور لفظ زن تھے۔ جو پرندے پتوں کی چٹائی میں گیت گارہے تھے وہ سایہ دار درخت سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(و) ہمیں کس چیز سے سبق اندوز ہونا چاہیے؟

جواب: ہمیں قوم سے الگ ہونے والے افراد سے سبق سیکھنا چاہیے یعنی مسلمان جو نا اتفاقی سے زوال پذیر ہوئے ہیں ان سے سبق سیکھنا چاہیے۔

(ز) اُمید بہار کے لیے کس بات کی ضرورت ہے؟

جواب: اُمید بہار کے لیے فجر سے بکواس رہنا ضروری ہے۔

2۔ اس نظم کے قوافی کی نشان دہی کریں۔

جواب: بہار، بار، عمار، دار، گار، بہار

3۔ مندرجہ ذیل شعر کی نثر بتائیں۔

جو لفظ زن تھے خلوتِ اوراق میں طہور

رخصت ہوئے ترے فجر سایہ دار سے

جواب: جو طہور خلوتِ اوراق میں لفظ زن تھے

ترے فجر سایہ دار سے رخصت ہوئے

4۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ذیلی	تعلق	صحاب بہار
فصل خزاں	طہور	فجر
واسطہ	صحاب بہار	تعلق
لفظ زن	فجر	طہور
جیب گل	آشنا	زر کامل عمار
شہنشاہِ بیدہ	زر کامل عمار	سبق اندوز
نا آشنا	سبق اندوز	آشنا

5۔ مندرجہ ذیل تراکیب اور مرکبات کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

علامہ اقبال امت مسلمہ کے زوال کے حوالے سے ہمیں تنبیہ کر رہے ہیں اور دعوت عمل بھی دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے اس لیے پستی اور زوال میں گر اور گھر گئے ہیں۔ اس وقت مسلمان زوال آئے ہیں۔ اس زوال سے نکلنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ آپس میں اتحاد اور اتفاق ہو اور مسلمان تفرقہ بازی چھوڑ کر ایک ہو جائیں۔ ملت اسلامیہ زوال کی انتہا گہرائیوں میں گر گئی ہے۔ اب مسلمانوں کو خود ہی اس حقیقت سے آشنا ہونا پڑے گا اور اس نکتے کو سمجھنا پڑے گا کہ کامیابی کے لیے قوم میں اتحاد ضروری ہے۔

اقبال نے اسی بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ اتحاد اور اجتماعیت ہی سے کامیابی ہے۔ تو دنیا کے طور طریقوں اور دستور سے مکمل طور پر ناواقف ہے۔ تجھے زمانے کی چال کو سمجھنا ہو گا اقبال کہتے ہیں کہ قوم کا وجود مذہب سے ہے۔ مذہب ہی قوم کے افراد کے درمیان باہمی کشش کا باعث بنتا ہے۔ مذہب نہ رہے تو باہمی محبت اور اخوت بھی باقی نہیں رہتی۔ ملت اسلامیہ کے ساتھ جڑے رہنے ہیں تری بٹا ہے، اس لیے اپنی قوم کے ساتھ رہ کر محنت کر۔ پھر دیکھ کامیابی کس طرح تیرے قدم چومتی ہے۔

حل مشقی سوالات

1۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(الف) اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: ڈالی کے لغوی معانی نہیں یا شاخ کے ہیں۔ شجر کے لغوی معنی درخت کے ہیں۔ اقبال کے مطابق شجر سے مراد "قوم" یعنی ملت اسلامیہ ہے اور ڈالی سے مراد ملت اسلامیہ کا فرد ہے۔

(ب) عہد خزاں کس کے واسطے لازوال ہے؟

جواب: عہد خزاں ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے لازوال ہے۔

(ج) کس کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے؟

جواب: مسلمان کے باغ میں بہت جہز کے موسم کا دور ہے۔ مراد یہ ہے کہ مسلمان زوال پذیر ہو رہے ہیں۔

(د) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟

جواب: جیب گل، خالص سونے سے خالی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔

(ه) "خلوت اور ارق میں کون نغمہ زن تھے؟"

فصل خزاں، سحاب بہار، عہد، خزاں، برگ وہار، نقد زن، خلوت اور اوراق، فجر سایہ دار، شاخ، بریدہ، سبق اندوز، قاعدہ روزگار، امید بہار

الفاظ	معانی	جملے
فصل خزاں	خزاں کا موسم	فصل خزاں میں درختوں سے پتے جھڑنے لگتے ہیں
سحاب بہار	موسم بہار کا بادل	سحاب بہار کے برسنے سے ہر طرف جل قفل ہو گیا۔
عہد خزاں	خزاں کا موسم	عہد خزاں میں درختوں کے پتے جھڑنے لگتے ہیں۔
برگ وہار	پھل اور پتے	موسم بہار میں درخت برگ وہار سے بھر گئے۔
نقد زن	نقد گانے والے	پرندے صبح سویرے ہانگ میں نقد زن تھے۔
خلوت اور اوراق	پتوں کی تنہائی	پرندے خلوت اور اوراق میں نقد زن تھے۔
فجر سایہ دار	سایہ دار درخت	موسم برسات میں ہر طرف فجر سایہ دار نظر آتے ہیں۔
شاخ بریدہ	کٹی ہوئی شاخ	شاخ بریدہ موکھ کر جلد ختم ہو جاتی ہے۔
سبق اندوز	سبق حاصل ہونا	دوسروں کی تنہائی سے ہمیں سبق اندوز ہونا چاہیے۔
قاعدہ روزگار	زمانے کا دستور	سادہ آدمی قاعدہ روزگار سے نا آشنا ہوتا ہے۔
امید بہار	موسم بہار کی امید	فجر سے بچو ستارہ کر امید بہار کھنی چاہیے۔

واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیں۔

-6-

فجر، اوراق، طیور، نقد، سبق، ملت، رابطہ، فرد، اقوام

واحد	جمع	واحد	جمع
فجر	اشہار	ملت	مل
رابطہ	روابط	فرد	افراد
نقد	نعمیں	سبق	اسباق
جمع	واحد	جمع	واحد
اوراق	ورق	طیور	طائر
اقوام	قوم		

7۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

خزاں، گل، لازوال، اتفاق، امید،

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
خزاں	بہار	اتفاق	نفاق
گل	خار	امید	ناامید
لازوال	زوال پذیر		

8۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر ان کا تلفظ واضح کریں۔

جواب: فضل، سحاب، بریدہ، گلستان، سنبھ، رُؤڈگار، خلوت، آئینہ۔

9۔ مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ملت کے ساتھ رابطہ۔۔۔۔۔ رکھ (استوار)

(ب) ڈہلی گئی جو فصل خزاں میں۔۔۔۔۔ سے ٹوٹ (فجر)

(ج) ہے۔۔۔۔۔ عہد خزاں اس کے واسطے (لازوال)

(د) جو۔۔۔۔۔ تھے خلوت اور ارق میں طیور (نغمہ زن)

(ه) ممکن نہیں ہری ہو۔۔۔۔۔ بہار سے (سحاب بھار)

10۔ علامہ اقبال نے کس طرح اس نظم میں فرد اور قوم کے تعلق کو واضح کیا ہے؟

جواب: علامہ محمد اقبال نے فجر اور اس کی شاخ کے ذریعے فرد اور قوم کے تعلق کو واضح کیا ہے۔ جب کوئی فرد کسی معظّم انسانی

گروہ کے ساتھ ایک جزو کی حیثیت سے زندگی گزارتا ہے۔ تو اس کا لہنا وجود بھی قائم و دائم رہتا ہے۔ لیکن جس وقت وہ

لہنا تعلق قوم سے منقطع کر لیتا ہے تو اس کی انفرادی حیثیت اس کے وجود کو ختم کر دیتی ہے اور اپنی واقفیت کھو دیتا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
درخت کے پتے اور پھل	برگ و بار	مضبوط، مستحکم	استوار
سبق سیکھنا	سبق آموز ہونا	شاخ، ٹہنی	ڈالی
کٹی ہوئی شاخ	شاخ بریدہ	بادل، ابر، گھٹا	سحاب
خزاں کا موسم	مہدِ خزاں	درخت	شجر
نغمہ گانے والا	نغمہ زن	طریقہ، دستور	قاعدہ

اشعار کی تشریح

شعر 1- ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ

ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

تشریح:

علامہ اقبال، اسلام کے بڑے علمبردار اور ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کے داعی تھے۔ اس شعر میں اخوت، بھائی چارہ اور اتفاق و اتحاد کا درس دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فرد اور ملت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ٹہنی جب تک درخت سے جڑی رہے گی جب تک پھل پھول، تروتازہ اور زندہ رہے گی۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد سوارہے کے برابر ہے اور وہ پچاس سے زیادہ آزاد مملکتوں کے مالک ہیں۔ ان کے پاس بے پناہ انفرادی اور مالی وسائل موجود ہیں۔ پس اگر وہ جذبہ ایمان اور یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پیوستہ رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی۔

شعر 2- ہے لازوال مہدِ خزاں اس کے واسطے

کچھ واسطہ نہیں ہے اسے برگ و بار سے

تشریح:

علامہ اقبال امت مسلمہ کی اخوت اور بھائی چارے کے حوالے سے کہتے ہیں کہ مسلمان بھائی چارے اور باہمی محبت کی کمی کا شکار ہیں۔ کہیں نسلی مردہ ہیں، کہیں ذات پات کی تفریق اور کہیں رنگ اور مذہب ہی فرقے کا امتیاز ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ وہ شاخ جو

درخت سے الگ ہو جاتی ہے اس فہنی پر زوال کی حالت طاری رہتی ہے۔ اس پر پھل پھول کبھی نہیں آتے۔ اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ وہ سرسبز ہوتی ہے نہ پھل پھول آنے کے قابل رہتی ہے۔ اس پر ہمیشہ مردنی چھائی رہتی ہے۔ اقبال نے اس شعر میں یہ سبق دیا ہے کہ درخت سے ٹوٹی ہوئی شاخ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خزاں کا شکار ہی رہتی ہے۔ ملت اسلامیہ سے پیوستہ رہ کر ہی مسلم نوجوان سرخرو ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسلمان ایک دیوار یا عمارت کی مانند ہیں جس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ یہ شعر فلسفہ اجتماعیت پر بڑے حسین انداز سے روشنی ڈالتا ہے۔

شعر 3۔ ہے تیرے گلستاں میں بھی فصل خزاں کا دور

خالی ہے جیب گل زرِ کامل عیار سے

تشریح:

علامہ اقبال امت مسلمہ کے زوال کے حوالے سے ہمیں عجیبہ کر رہے ہیں اور دعوتِ عمل بھی دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے اس لیے پستی اور زوال میں گھر گئے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے جب مسلمان ایمان کی حرارت اپنے سینوں میں لیے متحد ہو کر عرب کے ریگزاروں سے اٹھے تو انہوں نے روم، ایران جیسی عظیم الشان سلطنتوں کو الٹ کر رکھ دیا۔ اس شعر میں شاعر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس وقت مسلمان زوال آ گئے ہیں۔ اس زوال سے نکلنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ آپس میں اتحاد اور اتفاق ہو اور مسلمان تفرقہ بازی چھوڑ کر ایک ہو جائیں۔ جب اسلام نے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہے تو آپس میں پھوٹ اور انتشار چہ معنی دارد؟

شعر 4۔ جو نغمہ زن تھے خلوتِ اوراق میں طیور

رخصت ہوئے ترے شجر سایہ دار سے

تشریح: اس شعر میں علامہ اقبال مسلمانوں سے مخاطب ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مسلمان! تیرے چمن میں گبت گانے والے پرندے جو چوں پر بیٹھے تھے اڑ گئے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو قوم کے خیر خواہ تھے، جن کے دلوں میں قوم کا درد تھا، جو قوم کے سچے رہنما تھے وہ قوم میں موجود نہیں ہیں۔ مسلم معاشرہ زوال پذیر ہو گیا ہے۔ ایمان کی پچھلی باقی نہیں رہی۔ دین اسلام اور ملت اسلامیہ کے درد مند مسلمان غائب ہیں۔ ملت اسلامیہ زوال کی اتمام گہرائیوں میں گر گئی ہے۔ اب مسلمانوں کو خود ہی اس حقیقت سے آشنا ہونا پڑے گا اور اس نکتے کو سمجھنا پڑے گا کہ کامیابی کے لیے قوم میں اتحاد ضروری ہے۔ پوری قوم کا جہدِ عظیم اور سعی کی صفت کو لپٹا کر ملت کی کشتی کو طوفان سے نکالنا ضروری ہے اور اس مقصد کے لیے ایک ہی منارہ نور ہے اور وہ ہے اتحاد و اتفاق۔

شاعر 5۔ شاخِ بربیدہ سے سبق اندوز ہو کہ تو

نا آشنا ہے قاعدہ روزگار سے

تشریح:

اقبال کہتے ہیں کہ اے مسلمان! ٹوٹی ہوئی شاخ سے سبق حاصل کر۔ اگر تو واقعی عروج حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے اپنی ملت سے تعلقات استوار رکھنے چاہئیں۔ ملت اسلامیہ کی قوت کا سرچشمہ ملی اتحاد ہے۔ اقبال نے اسی بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ اتحاد اور اجتماعیت ہی سے کامیابی ہے۔ تو دنیا کے طور طریقوں اور دستور سے کھل طور پر ناواقف ہے۔ تجھے زمانے کی چال کو سمجھنا ہو گا مسلمانوں کی ناکامیوں اور ذلتوں سے سبق سیکھنا ہو گا۔ غیور اور جفاکش مسلمان بننا ہو گا۔ اتفاق، اتحاد، اخوت اور یکگت کو اپنا پرانا کھویا مقام حاصل کرنا ہو گا۔ اے مسلمان! پستی اور تنزلی کی وجوہات کو سمجھ اور پھر سے پورے عالم میں اپنا نام پیدا کر دے۔

شعر 6۔ ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ

بہت سہرے فجر سے امید بہار رکھ

تشریح: اے مسلمان! تو اپنا تعلق ملت اسلامیہ سے قائم رکھ۔ تیری ترقی اور کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ تو اپنی قوم سے وابستہ رہے۔ یہ درست ہے کہ اس وقت قوم مسلم زوال پذیر ہے لیکن عروج و زوال تو آتا ہی رہتا ہے۔ یہ زمانے کا دستور ہے۔ عروج بھی عارضی ہے اور زوال بھی عارضی۔ اقبال کہتے ہیں کہ قوم کا وجود مذہب سے ہے۔ مذہب ہی قوم کے افراد کے درمیان باہمی کشش کا باعث بنتا ہے۔ مذہب نہ رہے تو باہمی محبت اور اخوت بھی باقی نہیں رہتی۔ ملت اسلامیہ کے ساتھ جڑے رہنے ہیں تری بقا ہے، اس لیے اپنی قوم کے ساتھ رہ کر محنت کر۔ پھر دیکھ کامیابی کس طرح تیرے قدم چومتی ہے۔

نظم کا خلاصہ

علامہ اقبال، اسلام کے بڑے علمبردار اور ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کے داعی تھے۔ اس شعر میں اخوت، بھائی چارا اور اتفاق و اتحاد کا درس دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فرد اور ملت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فہمی جب تک درخت سے جڑی رہے گی تب تک پھل پھول، تر و تازہ اور زندہ رہے گی۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد سوارب کے برابر ہے اور وہ پچاس سے زیادہ آزاد مملکتوں کے مالک ہیں۔ ان کے پاس بے پناہ انفرادی اور مالی وسائل موجود ہیں۔ پس اگر وہ جذبہ ایمان اور یک جہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے بہت سہرے رہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی۔

اقبال نے سبق دیا ہے کہ درخت سے ٹوٹی ہوئی شاخ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خزاں کا شکار ہی رہتی ہے۔ ملت اسلامیہ سے بہت سہرے کر ہی مسلم نوجوان سرخرو ہو سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسلمان ایک دیوار یا عمارت کی مانند ہیں جس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ یہ شعر فلسفہ اجتماعیت پر بڑے حسین انداز سے روشنی ڈالتا ہے۔

علامہ اقبال امت مسلمہ کے زوال کے حوالے سے ہمیں تنبیہ کر رہے ہیں اور دعوت عمل بھی دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے اس لیے پستی اور زوال میں گر اور گھر گئے ہیں۔ اس وقت مسلمان زوال آئے ہیں۔ اس زوال سے نکلنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ آپس میں اتحاد اور اتفاق ہو اور مسلمان تفرقہ بازی چھوڑ کر ایک ہو جائیں۔ ملت اسلامیہ زوال کی انتہا گہرائیوں میں گر گئی ہے۔ اب مسلمانوں کو خود ہی اس حقیقت سے آشنا ہونا پڑے گا اور اس نکتے کو سمجھنا پڑے گا کہ کامیابی کے لیے قوم میں اتحاد ضروری ہے۔

اقبال نے اسی بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے کہ اتحاد اور اجتماعیت ہی سے کامیابی ہے۔ تو دنیا کے طور طریقوں اور دستور سے مکمل طور پر ناواقف ہے۔ تجھے زمانے کی چال کو سمجھنا ہو گا اقبال کہتے ہیں کہ قوم کا وجود مذہب سے ہے۔ مذہب ہی قوم کے افراد کے درمیان باہمی کشش کا باعث بنتا ہے۔ مذہب نہ رہے تو باہمی محبت اور اخوت بھی باقی نہیں رہتی۔ ملت اسلامیہ کے ساتھ جڑے رہنے ہیں تری بٹا ہے، اس لیے اپنی قوم کے ساتھ رہ کر محنت کر۔ پھر دیکھ کامیابی کس طرح تیرے قدم چومتی ہے۔

حل مشقی سوالات

1۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(الف) اقبال نے ڈالی اور شجر سے کیا مراد لیا ہے؟

جواب: ڈالی کے لغوی معانی نہیں یا شاخ کے ہیں۔ شجر کے لغوی معنی درخت کے ہیں۔ اقبال کے مطابق شجر سے مراد "قوم" یعنی ملت اسلامیہ ہے اور ڈالی سے مراد ملت اسلامیہ کا فرد ہے۔

(ب) عہد خزاں کس کے واسطے لازوال ہے؟

جواب: عہد خزاں ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے لازوال ہے۔

(ج) کس کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے؟

جواب: مسلمان کے باغ میں بہت جہز کے موسم کا دور ہے۔ مراد یہ ہے کہ مسلمان زوال پذیر ہو رہے ہیں۔

(د) جیب گل کس چیز سے خالی ہے؟

جواب: جیب گل، خالص سونے سے خالی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔

(ه) "خلوت اور ارق میں کون نغمہ زن تھے؟"

WANT TO DOWNLOAD NOTES OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**